نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

نمبر ۲۹ | مطبوعہ ۷ جولائی ۱۸۹۰ء بروز پنجشنبہ | جلد ۱۸

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے۔ عہ۱/
اضلاع و دیہات سے معہ محصول ڈاک۔ عہ۱۲/
دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام ہر فی کاپی۔ عہ۲/
ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی

اڈیٹوریل

(یسوع نے فرمایا) میں اور باپ ایک ہیں۔ تب یہودیوں نے پھر پتھر اُٹھائے کہ اسے سنگسار کریں یسوع نے انہیں جواب دیا کہ مینے اپنے باپ کے بہت سے اچھے کام تمہیں دکھائے ہیں اُنمیں سے کس کام کے سبب مجھے سنگسار کرتے ہو۔ یہودیوں نے اُسے جواب دیا اور کہا کہ ہم تجھے اچھے کام کے لئے نہیں بلکہ اس لئے سنگسار کرتے ہیں کہ تو کفر کہتا ہی اور انسان ہوکے اپنے تئیں خدا بناتا ہی"۔ یوحنا ۱۰۔ ۳۰ سے ۳۳۔ آیت تک۔ خدا کو باپ کہنا یسوع کی سنگساری کا باعث نہیں ہو سکتا تھا۔ یہودیوں نے بھی ایک مرتبہ "اُس سے کہا ہم حرام سے پیدا نہیں ہوئے ہمارا باپ ایک ہی یعنی خدا"۔ یوحنا ۸۔ ۴۱۔ اور نہ یسوع کا اپنے تئیں خدا کا بیٹا کہنا کوئی جُرم لایق سنگساری تھا۔ کیونکہ ایسے محاورات اُن لوگوں میں مستعمل و مروّج تھے۔ اور نہ اس کلام میں کہ "میں اور باپ ایک ہیں"۔ اُس ایک ہونیکا مطلب ہی جسکا ذکر خداوند مسیح نے اُس دُعا میں اپنے شاگردوں کی نسبت کیا کہ "وے ایک ہوں جسطرح سے کہ ہم ایک ہیں" اگر ایسے ہی طور پر مسیح اپنے کو خدا کا بیٹا اور خدا کو اپنا باپ اور اُسکے ساتھ ایک کہتا تو کوئی ناجایز بات نہ ہوتی لیکن یہہ ابویت اور ابنیت و یگانگت اور معنی و مطلب رکھتی تھیں جو اُنکی الہٰی ذات کو اور ذات کے ساتھ اُسکے علاقہ کو ظاہر کرتی تھیں اُنہیں معنوں سے مسیح نے ہمیشہ اِن لفظوں کا استعمال کیا اور اغلب ہی کہ یہودیوں نے بھی اِن باتوں کا یہی مطلب سمجھا۔ تب ہی تو اُنہوں نے کہا کہ " تو کفر کہتا ہی اور انسان ہوکے اپنے تئیں خدا بناتا ہی"۔ بیشک کسی محض آدمی کا ایسے معنوں میں اپنے کو خدا کا بیٹا اور خدا کو باپ کہنا کہ جس سے ہم صوفیوں اور ویدانتیوں کے ہم خیال ہوجائیں اور خدا کے ساتھ یسوع کی مانند وحدت و یگانگت کا دعویٰ کریں تو کفر ہی کیونکہ کوئی انسان ہوکر اپنے تئیں خدا نہیں بنا سکتا لیکن اہل یہود نے یہہ جانا کہ وہ انسان ہوکر اپنے تئیں خدا نہیں بناتا۔ بلکہ خدا ہوکر انسان بنا ہی تاکہ ہمیں حیوان سے انسان بنادے۔ وے اُسکو اچھا اُستاد نیک آدمی اچھے کام کرنیوالا تو تسلیم کرتے تھے مگر اُسکی الہٰی ذات اور الہٰی دعوٰے کے منکر تھے۔ اور اُسکی ہی وجہہ سے اُنہوں نے بارہا اُسکو قتل کرنا چاہا اور آخر کو قتل کیا یسوع کو صرف نبی اولی العزم یا وجیہا فی الدُنیا والاخرت یا اچھا اُستاد نیکو کار یا ربّی ماننا اور اُسکی الوہیت کا منکر ہونا مطلق نجات بخش عقیدہ نہیں ہی اور خوف ہی کہ اُن یہودیوں کے موافق انجام ایسے اہل خیال کا بھی ہو۔ لازم ہی کہ ہم اُسکے الہٰی دعوٰوں کو تسلیم کریں اور جانیں کہ بیشک وہ حق فرماتا ہی کہ میں اوّل و آخر ہوں اور زندہ ہوں اور میں موا تھا اور دیکھ میں ابد تک زندہ ہوں آمین اور عالم غیب اور موت کی کنجیاں مجھ پاس ہیں۔ مکاشفات پہلا باب ۱۸۔ آیت اور یہہ نجات بخش عقیدہ ہی ۰

عرب

شہر دمشق میں آئیرش پربسٹیرین مشن کے کام کی کیفیت

(پادری) ایچ گلفرڈ صاحب لکھتے ہیں کہ یہ مشن آئیرش پربسٹیرین والوں کیطرف سے ۱۸۴۳ء میں شروع ہوا تھا اور تھوڑے ہی عرصہ کے بعد اُنکے امریکن برادر اُنکے شریک ہوئے۔ بعد چندے امریکن بیروت کو چلے گئے اور آئیرش پربسٹیرین دمشق میں مقیم رہے۔ صرف ابتدائی کام ۱۸۶۰ء تک انجام دیا گیا تھا جبکہ سیرین مسیحیوں کے خوفناک قتل و خونریزی نے خوف زدہ جمہور مسیحیت کو بیدار کر دیا۔ قریب ۵۰۰۰ مسیحی یا تو محمدیوں کے ہاتھ سے قتل کئے گئے یا بیرحمی کے ساتھ بھوکھوں کے مارے ہلاک ہوئے اور اس ہولناک ایذا رسانی کے باعث ٹرکی کی بدانتظامی کیطرف توجہ عام کو مبذول کیا گیا۔ ہندوستان کے وایسرائے سابق مارکوئیس آف ڈفرن نے اُسوقت قحط زدوں اور یتیموں کے لئے ایک عمدہ اور خود انکاری کا کام کیا اور لُبنان میں انکو شکر گذاری کے ساتھ یاد کیا جاتا ہی۔ مشن کا سب کاروبار اُسوقت بند ہو گیا مشنری لوگ منتشر ہو گئے اور اسلامی تعصب نے فتح پائی دمشق میں مسیحی محلہ کے گلی کوچے دنوں اور مہینوں تک مردہ اور بوسیدہ لاشوں سے معمور و مسدود رہے۔ مکانات اُجاڑ ہو گئے اور جو فوٹوگراف بوقت تشریف بری پرنس آف ویلس ۱۸۶۲ء میں اُس جگہہ کا لیا گیا عیسائی محلّہ کی خوفناک ویرانی کو ظاہر کرتا ہی۔ مسیحی کلیسیا میں فوراً حمایت کے لئے دوڑیں اور مشن نے پھر اپنا رحم گستر کام شروع کیا۔ پس اُسکا کام ۱۸۶۱ء سے اپنی تاریخ رکھتا ہی۔

مشن کا کام خاصکر یونانی مسیحیوں میں کیا جاتا ہی۔ شہر کے مسلمان بڑے آتش مزاج اور متعصب ہیں۔ اگرچہ دیہات کے لوگ انجیل کی خبر سُننا چاہتے ہیں۔ اگر کوئی مسلمان عیسائی ہو جائے تو اُسکو اپنی زندگی سے گویا ہاتھ دھونا پڑتا ہی۔ ایک شخص رومن کیتھولک ہو گیا۔ لیکن تھوڑے ہی دنوں کے بعد وہ ایک مسجد میں پھانسی دیا ہوا پایا گیا۔ اور لوگ کہتے تھے کہ اسکو یوحنا یا یحییٰ اصطباغی نے (جسکو لوگ کہتے ہیں کہ وہاں مدفون ہوا ہی) مارا ہی کیونکہ اس آدمی نے سچے دین کو ترک کر دیا تھا مسلمانوں کیحالت میں تبدیلی واقع ہی لیکن بہتری کے لئے نہیں بہت لوگ سخت مےنوشی میں مبتلا ہیں اور اہل فکر اشخاص میں کفر دینی اور انکار روحی بڑھتا جاتا ہی۔ لبنان کے ضلع میں بہت سے درویش پائے جاتے ہیں جو بہت ہی متعصب ہیں اور عجیب عقاید رکھتے ہیں۔ وے ایک قسم کے تناسخ پر اعتقاد رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ درویشوں کا شمار ہمیشہ یکساں بنا رہتا ہی۔ درویش خواہ دوسرے کسی مذہب کو مانے تاہم وہ درویش ہی۔ اسلئے یہ کہنا نہایت ہی مشکل ہی کہ وے سچے ہیں یا نہیں۔ یہودی نہایت کنزرویٹو ہیں اور اُنکے درمیان کام کا زیادہ پھل ظاہر نہیں ہوا۔ کیتھولک لوگ بہت چالاک ہیں شہر میں اُنکی بڑی عمارتیں موجود ہیں۔ یونانی نہایت جاہل ہیں اور جبتک کہ وے اپنے عقیدہ کے پیرو ہیں اُنکی اصلاح کی اُمید بہت کم ہی۔ مشن نے قریب ۱۲ شرکائے کلیسیا جمع کرلئے ہیں حالانکہ اُنکے کلام کو سُننے والے چار سو پانچ سو آدمیوں کے قریب ہیں۔ کھیت سخت ہی اور نہایت صابر محنت کی ضرورت ہی۔ گورنمنٹ بشدّت سدّ راہ ہی۔ اور مشن کے کام میں ہر طرح کی رکاوٹ ڈالتی ہی ٹرکی افسر یہودی عیسائی مسلمان سب کے سب متنفر ہیں۔ اسکول کا کام بقدر وسایل جاری ہی۔ کل چودہ سکول ہیں جنمیں دو سکول لڑکیوں کے لئے ہیں طالبعلموں کا شمار قریب آٹھ سو کے ہی۔ ہم نے ایک لڑکوں کے سکول کو بہمراہی مسٹر فلپس کے دیکھا۔ لڑکے عربی ترکی اور انگریزی پڑھتے ہیں اور ایک عمدہ عملی تعلیم اُنکو دیجاتی ہی اگر مشن کے سکول نہوتے تو بہت کم بلکہ بالکل تعلیم وہاں کے لڑکوں کو نہ دیجاتی کیونکہ گورنمنٹ مطلق اُسکے لئے کچھ نہیں کرسکتی ہی۔ ہم لڑکیوں کے ایک سکول میں گئے۔ اسمیں کسیقدر فرنٹ اسکالر ہیں اور انگلستان کی دو لیڈیاں اسکا چارج رکھتی ہیں انمیں بہت لڑکیاں بڑی تھیں اور بعد اسکے کہ ہم ہندوستان میں چھوٹی لڑکیوں کو دیکھنے کے عادی ہو گئے اسقدر عمر کی لڑکیوں کو سکول میں دیکھنا ایک خوش منظر تھا جب ہم سکول میں داخل ہوئے وے فینسی ورک کر رہی تھیں۔ انہوں نے ہمارے سامنے چند انگریزی گیت گائے اور عربی غزلیں سنائیں اور بہت خوش معلوم ہوتی تھیں۔ دمشق میں کام کرنیوالوں کے آگے بڑا مشکل اور آزمایشی کام ہی۔ لیکن ہمکو شک نہیں ہی کہ وہ دن آتا ہی کہ جب مسیحیت پھر اس قدیم شہر دمشق میں غالب ہوگی۔

مُترجم از ہارویسٹ فیلڈ

ہمارے بعض عنایت فرما شایقین نظم و اشعار مسیحی بذریعہ خط و کتابت استفسار فرماتے ہیں کہ گلدستہ عطر کب شایع ہوگا؟ واضح ہو کہ رسالہ مذکورہ جولائی ۱۸۹۵ء میں بزمانہ قیام ورنری (؟) جمیع مصنف نے برائے طبع تیار کر لیا تھا مگر بوجوہات چند در چند مطبوع و مشتہر نہ ہو سکا۔ لیکن اب ارادہ ہی کہ اسکو جلد شایع کریں۔ اسمیں مصنف کی کلّیات ۱۸۹۱ء سے لیکر ۱۸۹۹ء تک مندرج ہیں۔ لیکن بعد مرتب کرنے رسالہ مذکور کوئی غزل و مخمس اور رباعیاں جو لودیانہ کی حالت قیام میں لکھیں اور بعض غزلوں پر ہمارے مسیحی شعرا نے جو گرمی لگا کر انکو مخمس میں تضمین کیا ہی ارادہ ہی کہ ان سبھوں کو اسمیں شامل کرکے شایع کریں اگر کسی مسیحی عنایت فرما ناظر کو کب بندے کے پاس مرحوم منشی شنکر دیال فرحت لکھنوی کی گرمیں جو انہوں نے مصنف کی غزل (دوائے خون عیسیٰ حق نے کی ہمکو عطا کیسی) پر لگائی تھیں موجود ہوں تو براہ مہربانی ہمارے پاس بھیجدیں۔

مراسلات

محمدی بہشت کے حصول کا طریقہ

انجیل مقدس میں ہمارے خداوند یسوع مسیح نے فرمایا کہ "نہ ہر ایک جو مجھے خداوند خداوند کہتا ہو - آسمان کی بادشاہت میں داخل ہوگا - مگر وہی جو میرے آسمانی باپ کی مرضی پر چلتا ہو" دوسری جگہ لکھا ہو کہ فرمایا ہمارے خداوند نے اپنے شاگردوں کو - کہ "تم مجھے کیوں خداوند خداوند کہتے ہو - اور جو میں کہتا ہوں نہیں کرتے" - اور یہہ مضمون تو انجیل توراۃ کا عام ہو کہ شریعت کے پڑھنے والے مبارک نہیں - مگر عمل کرنے والے - اگرچہ نجات کا انحصار ایمان پر ہو - مگر اعمال اُس ایمان کے پھل ہیں - اور ایمان بغیر اعمال مُردہ ہو - سو خداوند کی باتوں پر عمل میں لانیوالا نجات و بہشت کا وارث ہو - صرف انجیل پڑھ لینے سے کچھ فایدہ و ثواب نہیں +

مگر ہم دیکھتے ہیں کہ محمدی بہشت کے حصول کا طریقہ ایسا سہل ہو - جس طرح کسی غیر دار دہ کی ٹھیک چلا جانا - بغیر روک ٹوک - ذرا ناظرین انصاف سے دیکھیں - کہ یہہ بازیچہ طفلان ہی یا نہیں - اور اللہ کی دوستی کو ملانوں کا یارانہ سمجھ چھوڑا ہی +

مظاہر حق جلد دوم صفحہ ۲۲۰ - روایت ہو عائشہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ایک شخص کو امیر کرکے ایک لشکر پر اور تھا وہ امامت کرتا اپنے رفیقوں کی نماز میں - اور ختم کرتا یعنے قراءۃ اپنی ساتھ قل ہو اللہ احد کے - پس جبکہ پھرے یعنے لشکر کے لوگ ذکر کیا روبرو حضرت کے - پس فرمایا پوچھو* اس سے کس واسطے کرتا ہو یہہ - پس پوچھا اُس سے - کہا اُس نے کرتا ہوں میں یہہ اس لئے - کہ تحقیق اس میں ہو صفت رحمان کی - اور میں دوست رکھتا ہوں - یہہ کہ پڑھوں اُس کو یعنے ہمیشہ واسطے ہونے صفت رحمان کے اُس میں - فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دو اُس کو - کہ اللہ دوست رکھتا ہو اُس کو - بسبب دوست رکھنے اُس کے کے اُسکو - نقل کی بخاری اور مسلم نے +

پھر اُسکے ساتھ ہی دوسری روایت ہو کہ

اور روایت ہو انس سے کہ کہا تحقیق ایک شخص نے عرض کیا - یا رسول اللہ تحقیق میں دوست رکھتا ہوں اِس سورۃ کو - مراد اس سے سورۃ قل ہو اللہ احد - فرمایا حضرت نے کہ تحقیق دوستی تیری اس سورۃ سے - داخل کریگی تجھ کو بہشت میں - نقل کی یہہ ترمذی نے اور روایت کی بخاری نے معنے اُسکے +

چلو چھٹی خس کم جہان پاک - اگر ایک ہی سورۃ بہشت کے واسطے کافی ہو - تو باقی محمدی دین سب ڈھکوسلا ہو - یاروں کی من پرچاونیاں - تعجب ہو کہ محمدی بھائی ذرا بھی نہیں سوچتے - کہ ایمانداری - خدا پرستی - خوف الہی - کچھ چیز ہو یا نہیں - ایک سورہ پڑھا - اور چلے کشادہ وار - اچھا پھر مرضی آپکی جائے - مگر صفات الہی اور اپنی بُری اور گندی حالت پر بھی غور کیجئے - حضرت داؤد فرماتے ہیں - کہ وہ جو خداوند کی شریعت میں مگن رہتے ہیں - وہ لوگ مبارک ہیں - ایک عربی کا ٹوٹکا بہشت کے واسطے کافی ٹکٹ نہیں کیونکہ گر یہی کافی ہووے - تو بس ہو چکی نماز مصلیٰ اُٹھائیے - ہم نے گنواروں کو یہہ گانے سنتا ہو کہ چلو سو رہو آدھی رین بھئی - آپ بھی یہی گایا کریں +

آپکا خیر خواہ دوست بندہ واعظ

* نبی صاحب بھی نہیں جانتے کہ وہ کیوں پڑھتا ہو - اس لئے پوچھتے ہیں - جو اس نے جواب دیا - وہی نبی کو پسند آیا - اور ذرا اس میں رحمان کی صفت پر بھی خیال کیجئے +

واعظ

ماچھواڑہ

یہہ قصبہ ضلع لودیانہ میں دریائے ستلج سے قریب ۷ میل اور دریائے بڈھا کے ساحل پر واقع ہو - اور ایک بڑا پُرانا اور نہایت قدیمی قصبہ معلوم ہوتا ہو سُننے میں آیا ہو کہ کسی وقت میں اسکی آبادی دور تک پھیلی ہوئی تھی - چنانچہ ایک گانو بنام مشکاباد تک جو ۶ میل سے زیادہ کے فاصلہ پر واقع ہو اُس کا ایک دروازہ تھا - اور کہیں کہیں اسکے نشان بھی موجود ہیں - کئی ایک پُرانی مسجدیں اب موجود ہیں جنپر کچھ نہ کچھ تحریر ہو اور تین چار سو برس کے عرصہ کی تعمیر معلوم ہوتی ہیں - اِس قصبہ کے اردگرد پتھر کے کئی ایک پُرانے کوئے بھی ہیں - اور ایک کوئے پر ایک پتھر لگا ہوا ہو جس پر کچھ کندہ ہو جو پڑھا نہیں جاتا - پر کہتے ہیں کہ کسی نے اُسکو پڑھا تھا تو معلوم ہوا کہ مسلمان بادشاہوں کے وقت میں کوئی کسی بادشاہ کا وزیر بنام بھولا تھا اُس نے ایسے ایسے پتھر کے ۳۶۰ کوئے قصبہ ہٰذا کے گرد نواح میں لگوائے تھے - چنانچہ اب تک کئی ایک پتھر کے کوئے اردگرد قصبہ کے نکلے ہیں - اور چونکہ اِس قصبہ کے گرد نواح میں ریت کے بڑے بڑے ٹیلے ہوگئے ہیں گمان غالب ہو کہ اُس کے نیچے بہت سے کوئے اِس قسم کے دبے ہوئے ہیں +

بڑے پُرانے پُرانے مکانات بھی یہاں اب موجود ہیں جو گری ہوئی حالت میں ہی کسی قدیم حکومت اور رونق کا نشان بتاتے ہیں +

سکھوں کی مذہبی باتوں کے اعتبار سے بھی یہہ قصبہ مشہور جگہ ہی کیونکہ سکھوں کے گرو گوبند سنگہ صاحب یہاں آئے تھے اور اُنہوں نے یہاں پر مسلمان بادشاہ کی سپاہ کے خوف سے جو اُسکے گرفتار کرنے کے لئے تعاقب میں تھی اپنا بھیس بدلا اور نیلے کپڑے پہنکر اور اوچے کا پیر بنکر جان بچائی ورنہ یہاں پر قابو میں آ گئے تھے۔ اب ایک دہرہ اُنکی اُسوقت کی یادگاری کا بنا ہوا ہی اور ایک اکالی صاحب وہاں پر رہتا ہی۔ اکالی جو نیلے کپڑے پہنتے اور چکر وغیرہ لگاتے ہیں اُسوقت سے چلے آتے ہیں اُسوقت سے اُنکا ایک بڑا فرقہ بن گیا اور اب تک جابجا اُنکی جاگیریں اور مقامات موجود ہیں۔ افسوس کہ مجبوراً گوبند سنگہ صاحب نے تو مسلمانوں کے خوف سے بقول "مرتا کیا نہ کرتا" یہہ لباس پہن ہی لیا تھا مگر سکھوں نے اُسکا پہننا ایک اچھی امر سمجھ لیا +

کسی وقت میں ضرور یہہ قصبہ بڑا ہوگا مگر ان دنوں میں تو سوا ویران اور گرے پڑے مکانوں کے اور کچھ نظر نہیں آتا اگر آباد ہو تو بہت کم ایک سو کان کھلی ہو تو دس بند ہیں بازار کا تو یہہ حال ہی اور محلوں کا بھی ایسا ہی حال ہی۔ آب و ہوا یہاں کی بڑی مرطوب اور نا صحت بخش ہی۔ اکثر بیماری ہی رہتی ہی خاصکر انٹرمیٹنٹ فیور کا بڑا زور رہتا ہی۔ کچھ لوگ تو اب اِس طرح پر کم ہوتے جاتے ہیں اور کچھ بے روزگاری کے سبب سے نقل مکان کر گئے ہیں کیونکہ سوا ایک چیز یعنے کھانڈ کی بکری کے اور کوئی خاص تجارت یہاں نہیں ہوتی اور چنداں آمد و رفت کا امکان نہیں ہی +

پر اِس چھوٹے سے قصبہ میں سماجوں اور سبھاؤں کی تو بھرمار ہی۔ کہیں آریا سماج کہیں دھرم سماج کہیں سنگھ سبھا اور رام سبھا ہوتی ہی اور نئے شگوفے بھی ایسے کھلتے ہیں جیسا کہ آپکے پرچہ نمبر ۱۸ جلد ۱۰ میں ایک شایع ہو چکا ہی +

چند ماہ سے مبشران انجیل کا قدم بھی اسجگہ آگیا ہی۔ اور بشارت کا کام کیا جاتا ہی۔ ایک برنچ اسکول بھی جاری کیا گیا ہی۔ مثل دیگر قصبات کے یہاں بھی جہالت اور گمراہی کا زور ہی حتیٰ کہ بعض ایسے لوگ ہیں جو عیسائیوں سے بات کرنے ہی کو سبب ذلت کا گنتے ہیں چنانچہ ایک عیسائی اتفاقاً ایک سنار کی دوکان پر جا کھڑا ہوا۔ اور اُس سنار سے کچھ بات چیت کرنا شروع کر دیا۔ اثنائے گفتگو میں ایک اور ہندو سیاہ دل کج فہم اور بُرائی خمیر والا آپہنچا اور کہنے لگا کہ لوگ بڑے بے وقوف ہیں کہ عیسائیوں سے بات کرتے اور اُنکو اپنی دوکانوں پر بٹھلاتے ہیں عیسائی نے پوچھا کہ کیوں صاحب عیسائیوں میں کیا بُرائی ہی اور کونسی بری تعلیم عیسائی دیتے ہیں جو ایسے گھنونے ہیں۔ اُس نے جواب دیا کہ عیسائی پنچ اور ذلیل ذات ہی۔ کیا ہندو اپنے آپکو ذلیل کر لیویں۔ اور اُس سنار کو بُرا بھلا کہنے لگا۔ اور تو کچھ بن نہ پڑا لیکن سُنا ہی کہ سنار پر اُس کا یہہ زور چلا کہ اُسکے حقے کا نیچا اُتروا ڈالا کیونکہ جس جگہ عیسائی بیٹھا تھا اُس جگہ کے نزدیک وہ حقہ دھرا تھا۔ اور برادری میں اُسکو تنگ کیا۔ افسوس ایسے عقل کے پورے اِس زمانہ میں بھی اب تک موجود ہیں۔ کاشکہ وہ وقت جلد آوے کہ ان لوگوں کی عقلیں روشن ہوں اور جہالت کا پردہ سبکے دلوں پر سے اُٹھہ جاوے اور حق اور ناحق کی تمیز کریں۔ اور ایسی باتوں کی وہم پرستی کو ترک کر کے گناہ کی ناپاکی کو جانیں اور ترک کریں اور راہ نجات حاصل کریں +

راقم

ایک عیسائی۔

شکایات بیجا کی بنیاد

نسبت حاکمان امرت سر

ٹربیون کے دعوے اور اُسکے مضامین جو ایک وہ لکھے جاتا ہی۔ غور کرنے پر ہر شخص کو ضرور یہی یہہ خیال پیدا ہوگا۔ کہ سوائے بلدیوا اور رسید کو رجو رہا امرت سر سے ایک دو شخص صرف اُسکو ہاتھہ آئے ہیں کچھہ اَور بھی غرض مخالفانہ بحکام امرت سر سے ہی جسکے واسطے طرح طرح کے مضمون بے محل لکھے جاتے ہیں +

اور اکثر اوقات بھیشہ سولجن وغیرہ کے واقعات کو یاد دلاتا ہی۔ جو بلدیو اور رسید کو رکے معاملہ تحریر چلیسے بہت پیشتر کے واقعہ ہیں۔ اُس زمانہ میں جبکہ وہ کارروائی قانونی انسداد جرایم کے لئے درپیش تھی۔ ٹربیون اپنی ہمدردی کو کیوں قزاق لوگوں کے لئے چھوڑ بیٹھا تھا +

جسکے جواب میں سوائے اِسکے اور کیا خیال کیا جاوے کہ ٹربیون اُس کارروائی کو عامہ خلایق کے واسطے مفید تصور کرتا تھا۔ اور اب جبکہ اُسکو کوئی حیلہ اپنے پرچہ کا غذ کے سیاہ کرنے کے واسطے نہیں ملا۔ تو پھر انہیں واقعات کے حوالہ سے دلی بخارات کو نکالتا ہی +

چنانچہ ضلع امرت سر کے باشندگان جرم پیشہ اور متمردی کا حال کچھہ شک نہیں کہ ٹربیون کو ضرور ہی معلوم ہوگا۔ کہ وہ کس درجہ تک ظلم اور ستم رعایا سرکار پر کرنے کے عادی تھے۔ جواب کچھ باز رکھے گئے +

چونکہ ٹربیون کو ہمدردی حکام برٹش گورنمنٹ کی عادت نہیں۔ اِسواسطے اُس حسن انتظامی کے اصلی واقعہ کو تحریر میں نہ لاکر خاموشی کو مصلحت جانتا رہا کیونکہ انسداد جرایم اور محفوظی جان و مال رعایا کے اظہار پر بہر کیف تعریف حکام پیدا ہوتی ہی۔ جو اُسکے خیالات کے لئے برمحل و آیندہ کے واسطے اغراض مقررہ کے لئے بداثری کا باعث ہو +

ٹربیون اور اُسکے دیگر معاونین کے مضامین کو بغور

دیکھنے کے بعد جبکہ ہم اُس عامہ خلایق رعایائے امرتسر کے لبقہ پر نظر کرکے ان لوگوں کی تلاش کرتے ہیں کہ وہ کون لوگ مظلوم ہیں۔ کہ جن پر حکام امرتسر کے جانب سے سخت ظلم واقعہ ہوئے ہیں جنکی ہمدردی کے واسطے ٹریبون شور مچا رہا ہو اور دعویٰ ہمدردی رعایائے برٹش گورنمنٹ کرتا ہو +

ہمارے خیال میں محض بلد کیوا۔ اور بیدکورے کے خاطر اسقدر شور و پکار بیجا مضامین کے ساتھہ بالکل غلط ہو اور بدمعاشان سزا یافتہ زیر ضمانت کے بھی ہمدردی معلوم نہیں ہوتی۔ جنکے مقدمات کی میعاد اپیل وغیرہ مدتوں کی گذر چکی ہیں +

باقی صرف ممبران نیشنل کانگرس کی جماعت یا وہ لوگ ہیں۔ جو اس ضلع میں مختلف وسایل کے ذریعے سے بعض تعلقدار اور بعض خود کو موروثی اس سلطنت کا خیال کرتے ہیں۔ جس کا آج دعویدار دلیپ سنگھ ظاہر کیا جاتا ہو + جنمیں سے اکثر بعض لوگ عوام پر ظاہر ہو کہ باوجود ملازمت گورنمنٹ ترک سکونت گوارا کرکے اپنے ولیعہد سلطنت کی تلاش میں ملک غیر کو چلے گئے ہیں +

بنگال کے مدبروں نے نیشنل کانگرس کی بنیاد اگر ہم غلطی پر نہیں۔ تو بڑی دور اندیشی سے اول انہیں ہر دو اضلاع امرتسر و لاہور میں تحریک عام کے واسطے قایم کی تھی۔ جہاں اضلاع پنجاب سے زیادہ سرگرمی اغراض کانگرس کے واسطے بدستور قایم چلی آتی ہو +

ہم کو اپنے خیالات کے نتایج کی تلاش درپیش تھی۔ کہ اس اثنا میں ایک پرچہ سنگہ سبھا ۲ جولائے ۱۸۹۰ء کا نظر سے گذرا +

جس کو اکسٹرا ٹریبون کا خیال کرنا چاہیے۔ کیونکہ ٹریبون صرف اپنی خدمت انگریزی زبان میں گورنمنٹ اور اسکی رعایا کے لئے ادا کرتا تھا جس سے اردو خوان محروم تھے۔ لہذا اسی غرض خاص سے آگاہی عام کے لئے ایک اُردو پرچہ امرتسر میں بنام سنگہ سبھا حال میں جاری کیا گیا۔ جس نے جاری ہوتے ہی اپنی مخالفت کے اضطراب میں جلد اصلی منشا کا بلاتمیز اظہار کر دیا جسکے واسطے وہ جاری ہوا +

۲۔ جولائی کے سنگہ سبھا میں اسقدر بے چینی ظاہر ہوتی ہو۔ کہ اُس میں کوئی بھی پردہ کسی طرح رکھا نہیں ہے اور قبول کیا جاتا ہو۔ کہ حکام امرتسر نے سنگہ سبھا کی پارٹی کو باغی ظاہر کیا ہو جس کے مقابلہ میں بہت سے عذرات کے ذریعہ ڈیفنس کیا جاتا ہو اور یہہ بھی برخلاف واقعہ تحریر کیا ہو کہ ضلع امرتسر کبھی شورپشت نہیں تھا جس کو مسٹر وار برٹن صاحب نے ایسا ہونے کی بنا پر بدنام کر دیا +

جس کو کوہ نور برخلاف سنگہ سبھا تاریخی طور پر اسکے مقابلہ میں ۳ جولائے کے صفحہ ۳ کالم دوم میں ثابت کرتا ہو۔ کہ ملک مانجہ کے سکہ اس درجہ تک شورپشت ہیں کہ ادنیٰ معاملات میں سر کاٹ دیتے ہیں۔ اور آسودگی کی وجہ سے وکلا اُنکے معاون ہوکر سزا نفاذی سے بچا لیتے ہیں۔ پشاور و کوہاٹ وغیرہ مقامات کو اس ضلع کے باشندگان سے تشبیہہ دیتا ہو۔ سنگہ سبھا یہہ بھی تسلیم کرتا ہو کہ مسٹر وار برٹن صاحب کے سوائے کسی حاکم نے اس ضلع کے لوگوں کو نمک حرام نہیں لکھا۔ اور نہ ایسا ہونے کی بابت کبھی شبہ ہوا۔ یہہ ایک بڑا نقصان وہ امر ہو۔ گورنمنٹ کو اُنسے بدظن نہ ہونا چاہیے +

یہہ عجب کایا پلٹ مضمون ہو۔ ٹریبون کو تو تحریر حلیہ اور گرفتاری ملزمان کی شکایت اور یہاں شورہ پشت اور نمک حرام و باغی قرار دیئے جانے کی شکایت اب ہم کو کوئی بحث کی ضرورت نہیں۔ علّت غائی شکایت حکام کی ظاہر ہو چکی۔ ثبوت بغاوت و یا نمک حرامی کا واقعی ہونا یا نہ ہونا گورنمنٹ کے لئے چھوڑنا چاہیے۔ ہم اپنے خیال کے مطابق یقیناً ثابت کرچکے کہ حکام امرتسر پر کسی اور ہی خیال سے حملے کئے جاتے ہیں جنمیں ملازمان کی بھی شرکت ہو جو انکو حکام کے خیال اور تحریروں سے آگاہ کرتے ہیں سنگہ سبھا کو ایسے خیالات حکام کے واسطے الہام نہیں ہوتا ہوگا یا واقعی انکو ذاتی علم اپنی حرکات ناشایستہ خلاف گورنمنٹ کے بنا پر صرف بدگمانی حکام کی جانب سے لاحق رہتی ہوگی +

دہی ایک خیر خواہ پبلک اور گورنمنٹ کا

ریویو

برمسدس حالی مسمّیٰ بہ مد و جزر اسلام

وفورِ فصاحت کلامی اس بزرگ کی پر تو کچھ کلام ہم کو نہیں مگر بلاغت پر اسقدر کہ حالی ہو تو یہہ اچھا ہو الآفالی بہت ناقص۔ چنانچہ اسلام کی خصوصیت کے بارہ میں جبکہ وہ کہتا ہو کہ۔ اچھوتا تھا توحید کا جام اُنکا خم معرفت کا تھا مُنہہ خام انکا۔ اگر توحید سے مراد اُسکی توحید ماہیت ہستی الٰہی کی ہو تو اسکے تو کُل انبیا آدم سے الی المسیح قایل تھے اور اگر مراد اس سے وحدت محض ہو تو یہہ ایک دوسرا نام عدم یا نفی شی ہی کا ہو جو ایک طرح پر انکار ہستی واجب الوجود کا ٹھہرا پس نہ معلوم کہ وہ اپنے اس قول میں کیونکر صادق ٹھہرتے ہیں ظاہر ہو کہ شی حقیقی ایک مجموعہ صفات جنسی ہی کا نام ہو اور بجز صفات متعددہ ہیچ۔ ذات بھی بمثل ہر احدی صفت کے ایک ہی کام اپنا دکھاتی ہو یعنی جامع ہونے صفات متعلقہ شی کا لہذا وہ بھی تعریف صفت سے باہر نہیں ہو سکتی اور موصوف ہر صفت کا بقیہ شی ہی کا پس بصورت واحدہ تو وحدت اور کثرت البتہ محال مطلق ہو مگر بصورت ہائے متفرقہ صاف ممکن بلکہ لابد یعنی کثرت بلحاظ صفات متعددہ کے اور وحدت بلحاظ عین واحد جملہ صفات کے۔ پھر جیسے صفات دو قسم کی ہیں یعنی لازمی اور ملزومی ویسے ہی اس خاص مجموعہ

صفات نیز ان دو قسموں کے ہو سکتے ہیں صفات لازمی تو وہ ہیں کہ جنکا وجود انحصار دوسرے کسی کے وجود پر نہیں رکھتا چنانچہ بیحد ہی شئی بیحد کی اور ملزومی وہ کہ جنکا وجود انحصار دوسرے کسی کے وجود پر رکھتا ہو چنانچہ بے نظیری کیونکہ منظیر مطلق وہی شئی ہو سکتی ہو جو کہ امکان تک نظیر کا مٹا سکے اور نظیر کا امکان وہی مٹا سکتی ہو جو کہ مکان گنجایش نظیر کا مٹا سکے یعنی جو بیحد ہو۔ ایسے ہی لازم و ملزوم التشخص مع چند صفات بھی ہو سکتے ہیں (بر ضرورت کثرت فی الوحدۃ التشخص دیکھو سائنٹیفک ویو کو) پھر معجزیت اسلام پر جو اسکے یکایک بعث اور غلبہ پانے کو معجزہ ٹھہرایا گیا ہو ہم بھی اسپر اتفاق کسیقدر کر لیتے اگر تیغ و طمع دُنیاوی کو یہہ دین پیش نہ کرتا اور اختلاف جو مختلف فرقوں بددین جہلا کے میں مجر نہ پکڑتا غرض اس مایہ پر فخر یہ کہ جو لاتے ہی پر اکتفا نہیں کرتے اُنپر یہہ طعن کہ حجت رسالت پہ لا سکتے ہیں وہ نہ حق کی حقیقت جتا سکتے ہیں وہ۔ دلیلیں ہیں سب آج بیکار اُن کی۔ نہیں چلتی توپوں میں تلوار اُنکی۔ واقعی تعجب کا معاملہ ہو کہ یہہ جو ماہیت معجزہ کو ایسا حقیر گردانتا اور انکار معجزہ کو لقالب اقرار ادا کرتا ہو +

دفعہ ۲۔ پھر وہ جو لکھا ہو کہ۔ ہوئے پہلوئے آمنہ سے ہویدا۔ دُعا خلیل و نوید مسیحا۔ اِسمیں سند اقوال خلیل اور مسیح کو تو صرف گواہی مدعی ہی پر منحصر کیا گیا ہو اور اعتقاد نیچری صاحبان کا نہ تو معجزے پر ہو نہ پیشخبری پر تسپر بھی حکمت عملی گرویدہ رکھنے جہلا کی کو وہ بُرا نہیں جانتے +

دفعہ ۳۔ یہہ بھی ایک سعی بلیغ نیچری صاحبان کی ہو کہ قرآن میں سے تعلیم ایمان بالجب اور غلامی کو مٹا دیں اور اُسکو ضابطہ اخلاق بنا دیں اور یہہ تشریح سے تو محال ہو مگر تصحیح سے ممکن اور پھر ترشیح یہہ کہ مفاسد کا زیر و زبر کرنے والا۔ قبایل کا شیر و شکر کرنے والا۔ اور پھر یہہ کہ۔ فقیروں کا ملجا ضعیفوں کا ماوا یتیموں کا والی۔ غلاموں کا مولا +

دفعہ ۴ بعلاقہ طلوع اسلام یہہ جو فرمایا ہو کہ۔ ہوا گو کہ پامال بستان عرب کا۔ مگر ایک جہان ہو غزلخوان عرب کا۔ سپید و سیہ پر ہو احسان عرب کا۔ ہر اگر گیا سب کو باراں عرب کا۔ وہ قومیں جو ہیں آج تاج سب کی۔ کنوڑی رہینگی ہمیشہ عرب کی۔ یہہ رگ راگ ویسا ہی ہو کہ مخرج کُل حکمتوں کا رگ وید ہی ہو کہ جس میں مترجموں کا اعتبار گھٹا کر معلوم ہکا بڑھایا جاتا ہو۔ واہ واہ رے میں اور شاباش ہو مجھکو اور میری کیا بات ہو نہ میرے جیسا کبھی کوئی ہوا اور نہ ہوگا۔ میرے بچے جئیں۔ میرا بھلا ہو +

دفعہ ۵۔ وہ جو لفتہ جہل و غرور بیجا اسلامیوں کا بطر ہو وہ البتہ بجا ہو چنانچہ یہہ کہ۔ کوئی مسئلہ پوچھنے آن بیٹھے جائے۔ تو گردن پہ بار گراں لیکے آئے۔ اگر بدنصیبی سے شک اِس میں لائے۔ تو قطعی خطاب اہل دوزخ کا پائے۔ اگر اعتراض اُسکے نکلا زباں سے۔ تو نا سلامت ہو دشوار وہاں سے۔ کبھی وہ گلے کی رگیں ہیں پھُلاتے۔ کبھی جھاگ پر جھاگ ہیں مُنہہ پہ لاتے۔ کبھی خوک اور سگ ہیں اُسکو بتاتے۔ کبھی مارنے کو عصا ہیں اُٹھاتے یہ نزول چشم بد دور ہیں آپ دیں کے۔ نمونہ ہیں خلق رسولِ امیں کے۔ (یعنی اُس رسول کے کہ جسکی شان اشداء علی الکفار و رحماء بینہم بیان ہوئی ہی) +

دفعہ ۶۔ دربارہ تعلیم علماء اسلام جو فرمایا ہو سو بھی عجب ہو۔ کوئی چیز اپنی نہ سمجھو بُری تم۔ رہو بات اپنی کو کرتے بڑی تم۔ حمایت میں ہو جبکہ اسلام کی تم۔ تو ہو ہر گنہ سے بدی سے بری تم۔ بدی سے نہیں مومنوں کو مضرت۔ تمہارے گناہ اور نہ اوروں کی طاعت۔ واہ واہ کیا کہنا ہی +

دفعہ ۷۔ دربارہ شعراء جو فرمایا ہی سو بھی بہت درست ہو کہ۔ وہ شعر اور قصاید کا ناپاک دفتر۔ عفونت میں سنڈاس سے جو ہی بدتر۔ زمیں جس سے ہو زلزلہ میں برابر۔ ملک جس سے شرماتے ہیں آسماں پر۔ گنہگار رہاں چھوٹ جاینگے سارے۔ جہنم کو بھر دینگے شاعر ہمارے۔ عام بھی یہی ہو کہ۔ ہیچ حکمت ہیچ نبوت ہیچ شفاعت ہیچ خدا۔ نفس پرستان اُنکی نظر میں شیعری ملک الشعراء

دفعہ ۸۔ طبابت کا خاکہ کسیقدر مبالغہ سے اُڑایا ہو کہ۔ وہ تقویم پارینہ یونانیوں کی۔ وہ حکمت کہ ہو ایک دھوکے کی ٹٹی۔ یقیں جس کو ٹھہرا چکا ہو نکمی۔ عمل نے جسے کر دیا آکے ردّی۔ اُسے وحی سے ہم سمجھتے ہیں زیادہ کوئی بات اُس میں نہیں کم زیادہ +

دفعہ ۹۔ اعتقاد حالی چونکہ حالی ہی ہو لہذا کچھ تعجب نہیں جو اُنہوں نے یوں فرمایا چنانچہ صفحہ ۱۰ طبع ۱۸۸۲ء دیباچہ مسدس موصوف میں درج ہو کہ منزل کا نشان نہ تو اب تک ملا ہو نہ آئندہ ملنے کی توقع ہو اور پھر یہہ کہ۔ بہشت و ارم سلسبیل اور کوثر۔ پہاڑ اور جنگل جزائر سمندر۔ اسی طرح کے اور بھی نام اکثر۔ کتابوں میں پڑھتے رہے ہیں برابر۔ پہ جب تک نہ دیکھیں کہیں کس یقیں پر۔ کہ یہہ آسماں پر ہیں یا ہیں زمیں پر۔ بھلا خیر بندا آپکا یہہ ہو کہ۔ وہی ایک ہو جس کو دایم بقا ہو۔ جہاں کی وراثت اُسی کو سزا ہو۔ سوا اُس کے انجام سب کا فنا ہو۔ نہ کوئی رہیگا نہ کوئی رہا ہو۔ مسافر یہاں ہیں فقیر اور غنی سب۔ غلام اور آزاد ہیں رفتنی سب۔ خلاصہ بقول ذوق کہ ہوس میں کعبہ کے بت خانے سے کیوں گمراہ ہو۔ یہاں تو کچھ صورت بھی ہو وہاں اللہ ہی اللہ ہو۔ یعنی خاک بھی نہیں۔ عقیدہ حالی صاحب کا بھی یہہ ہو کہ دنیا کو بہتر کرو اور آخر فنا اور ہیچ ہی ہو۔ غواصان بحر حکمت بطلب دُرِّ کمال یہہ دیکھتے ہیں کہ بالمقابل دُکھ کے تو نیست ہو جانا بہتر ہو اور دُکھ کچھ نہ ہو تو بالمقابل نیستی

کے ہستی بہتر پس ظاہر ہوا کہ خالق پاک نے روح کو دائمی خوشی ہی کیواسطے پیدا کیا ہی پھر فنا کی سند حضرت کے پاس جو کچھ ہو تو سو وہ پیش فرماویں تقلید محض جہلا کا عمل ہی ٭

عبید یا اثم

واقعات اور رائیں

سرویہ کا کانسل مقیم پریشٹنا ترکوں کے ہاتھ سے قتل کیا گیا۔ سلطنت عثمانیہ نے جو اُنکی وفات پر رنج ظاہر کیا ہی گورنمنٹ سرویہ اُس سے مطمئن نہیں ہوئی۔ اور کانسل کی بیوہ کیواسطے معاوضہ طلب کیا ہی۔ اور یہہ کہ سرویہ کے جھنڈے کی سلامی ادا کیجائے ٭

ڈاکٹر پیرسن صاحب فرماتے ہیں کہ نشانات جو فی زمانہ نظر آتے مشن کی پائیداری اور ترقی کا ثبوت ہیں (۱) لوگوں میں مشنری کام کی امداد کے لئے زیادہ شوق اور زیادہ رغبت ہی (۲) ہماری کلیسیاؤں کے جوان جو تعلیم پاکے تیار ہوتے اپنے تئیں خدا کی خدمت کے لئے نذر کرتے اور انجیل کی خوشخبری سُنانے کے لئے جہاں بھیجے جائیں جانیکے لئے مستعد ہوتے ہیں (۳) رشتۂ اتحاد دن بدن کلیسیاؤں اور ولایتی پادریوں کے درمیان بڑھتا جاتا ہی اور بعض دولتمندوں اور کلیسیا کیطرف سے مشنری لوگ کام کرنے کے لئے بھیجے جاتے ہیں (۴) اس بات کے لئے زیادہ کوشش کیجاتی ہی کہ دیسی کلیسیائیں آزاد ہوں (۵) کوشش کی جاتی کہ ایسی خواندگی مقرر ہو جس سے مشنری کام کے لئے جلد تیاری حاصل ہو (۶) تحقیقات کی جاتی کہ مشن اور مشنری سوسیٹی کے ذریعہ کہاں تک اور کیا کام ہوتا ہی ٭

کچھ برس گزرے جب احمدنگر میں مشن ہائی سکول کھولا گیا تھا اسوقت عنقریب ہر ایک طالب العلم کے سر پر پگڑی تھی پر منتظمانِ سکول کا خیال تھا کہ کچھ عرصے کے بعد تبدیلی واقع ہوگی اور پگڑیوں کے عوض لڑکوں کے سر پر ٹوپیاں ہونگی۔ حال میں سکول کا ایک جلسہ ہوا اور قریب ۲۰۰ لڑکے حاضر تھے اور اُنمیں سے ایک کے سر پر پگڑی نہ تھی۔ منتظموں کا خیال ہی کہ کچھ دنوں کے بعد انگرکھوں کی وضع بھی تبدیل کیجائیگی اور عجب نہیں کہ کوٹ استعمال کئے جائیں۔ اُس مدرسہ کے لڑکوں ہی نے اپنی طرز وضع کو تبدیل نہیں کیا بلکہ ہر طرف ہند کے لوگوں کے طور طریقے اور لباس میں تبدیلی نظر آتی ہی۔ علاوہ لباس کے بہتوں کے دِل اور خیالات بھی وہ نہیں ہیں جو پیشتر تھے بلکہ اُنکے دِل اُنکی ریت رسم اور مذہب سے پھرے ہوئے ہیں ٭

گورنمنٹ ابتک ایک لائق و معقول "موریل ریڈر" کی تلاش میں ہی۔ جو طلبائے گورنمنٹ سکولوں کے پڑھنے کے لائق ہو۔ وے اشخاص جنہوں نے ایسے ریڈر کو تیار کرنا اختیار کیا ہی اسکو ایک آسان کام نہیں پاتے ہیں۔ ان ریڈروں میں سے ایک ریڈر پر نظر کرنے سے ہماری اِس رائے کو مضبوطی حاصل ہوئی ہی کہ ایسی کتاب بیبل سے بکثرت اخذ کرنے کے بغیر تیار نہیں ہو سکتی ہی۔ ایسا کرنا کسی شخص کی ناراضگی کا باعث ہوگا اور گورنمنٹ نے اقرار کیا ہی کہ وہ اپنی رعایا میں سے کسی فرقہ کے مذہبی خیالات کو نقصان نہ پہنچاویگی۔ مذکورہ "موریل ریڈر" میں ہمنے ملاحظہ کیا کہ رامائن مہابھارت پنچتنترا ہت اُپدیش بوستان وغیرہ سے اقتباس کئے گئے ہیں۔ لیکن بیبل سے ہم صرف دو اقتباس اسمیں پاتے ہیں اور اُنکے بھی مخرج کا اقرار نہیں کیا گیا اور اُنمیں سے ایک آیت کو غلط اقتباس کیا گیا ہی۔ شیکسپیر و ٹینیسن پیتھاگورس ارسٹائیڈس سقراط کانفیوشس کی تصانیف سے نام بنام اور بعض کے تعریف کے ساتھ اقتباس کئے گئے ہیں لیکن تا ایسا نہ ہو کہ کسی کی فیلنگس کو صدمہ پہنچے موسیٰ و داؤد و پالوس کی تصنیفات کیطرف سے کوئی حوالہ نہیں دیا گیا نہ کوئی حوالہ دس احکام۔ پہاڑی وعظ یا پہلے قرنتیوں کے ۱۳ باب سے دیا گیا جنکو ڈین فرر نے (جو کوئی کم حقیقت جج نہ تھا) ایک کامل اور شفاف جواہر۔ غالباً ہماری اِس دنیا میں موجودہ عمدہ زبان میں عمدہ خیالات کا ایک عمدہ ترین مجموعہ نام دیا ہی۔ ہم اُس آدمی پر جو موسیٰ و داؤد یا پولوس کی تصنیفات سے اُنکے معلم اعظم کا تو کیا ذکر ہی اخذ کرنیکی آزادی حاصل کئے بغیر مورل ریڈر لکھنے کے لئے بیٹھتا ہی افسوس کرتے ہیں ٭

دوست ہند بھیرہ - ۴ جولائی - بدیں عنوان "چوہڑوں کو عیسائی بنانے کی تجویز" یوں خامہ فرسائی کرتا ہی کہ سُنا جاتا ہی کہ اب بعض مشنریوں نے اپنی ترقی کو کمی پر دیکھکے یہہ تجویز سوچی ہی کہ چوہڑوں اور چماروں کو ترغیب دیکر شامل مذہب کیا جاوے اور اُنکو کہا جاوے کہ تم لوگ نجاست اُٹھانے سے بچائے جاتے ہو۔ بپتسما لینے سے ہندو مسلمانوں کے برابر بیٹھوگے بلکہ اُنکی نسبت تم لوگوں کی زیادہ عزت ہوگی جب تم کوٹ پتلون ڈانٹکر گرجے میں جاؤگے اور کنووں سے پانی بھروگے تو تم کو کوئی روک نہ ہوگی اور تم مسٹر کہلانیکے مستحق ہو جاؤگے۔ ایسی ترغیب دینے کے لئے کئی ایک عیسائی مقرر کئے گئے ہیں۔ بلکہ خاکروبوں سے اچھے اچھے ہوشیار آدمی چنکر اُنکی برادری کو ورغلایا جاتا ہی کہ تم اپنے سکول جاری کرو اور اِس پیشہ خاکروبی کو چھوڑ دو۔ معلوم نہیں کہ ہمعصر دوست ہند کو یہہ کیونکر معلوم ہوا کہ مشنریوں نے اپنے مذہب کی ترقی کو کمی پر دیکھکر یہہ تجویز سوچی ہی کہ خاکروبوں اور چماروں کو شامل مذہب کیا جاوے یہہ سب آپکے دلی ایجاد خیالات معلوم ہوتے ہیں جو مشنریوں کی نسبت بباعث تعصب و بدگمانی پیدا ہوئے ہیں۔ مسیحی نجات کا دروازہ تو بیشک چوہڑے چماروں اور برہمنوں کے لئے علی العموم کھلا ہوا ہی کیونکہ سب گنہگار ہیں اور مسیح سبھوں کو نجات دینے پر قادر ہی اور مشنری بھی دعوت نجات علی العموم سبھوں کے لئے کرتے ہیں مگر کسی کو کوٹ پتلون ڈانٹنے اور مسٹر بننے کی ترغیب دیتے ہم نے کسی مشنری کو نہیں دیکھا۔ یہہ صرف ہمعصر کا ایک خواب پریشان معلوم ہوتا

ہی اور بیشک البتہ انجیلی انتظام میں یہہ بات ہی کہ وہ اُنکو جو اپنے دل کے خیال میں اپنے تئیں بڑا سمجھتے ہیں پریشانی میں ڈالتا اور پست حالوں کو سرفراز اور بلند کرتا ہی۔ کیونکہ خدا مغروروں کا سامنا کرتا پر فروتنوں کو فضل بخشتا ہی ٭

کلکتہ کے کلین برہمنوں نے رزولیوشن پاس کیا ہی کہ آئندہ کوئی شخص ۱۰ تولہ سونا ۲۰ تولہ چاندی سے اور ۵۰۰ روپیہ نقد سے زیادہ شادی میں جہیز نہ دے۔ کلین برہمنوں کی یہہ رفتار ایک نیک سمت میں ہی لیکن اخراجات شادی کی اصلاح سے بڑھکر ایک سے زیادہ شادی کرنیکی ناپاک اور خوفناک رسم جو انمیں مروج ہی اُسکے انسداد کے لئے بھی اُنکو متوجہ ہونا ضروری ہی ٭

چار آریوں کو سزا تعجب ہی کہ جس دن اجمیر کے ویدک دھرم پتر کے ایڈیٹر اور لاہور آریہ پتر کے ایڈیٹر پر لائیبل کیس دایر ہوکر وارنٹ جاری ہوا اسی دن مسٹر ہیرس صاحب ڈسٹرکٹ جج لاہور نے اس مقدمہ کا بھی فیصلہ سُنایا کہ جو سرکار کیطرف سے ایک فحش کتاب ساودھوؤں کی کرتوت کی بنا پر آریہ سماج کے چار لیڈنگ ممبروں اور دو اور شخصوں پر دائر تھا۔ چنانچہ لالہ جوالا سہائے اور جیون داس صاحب پر دو دو سو روپیہ جرمانہ یا ایک ایک ماہ کی قید۔ ماسٹر درگا پرشاد صاحب پر ایک سو روپیہ جرمانہ یا بیس روز کی قید۔ اور لالہ سالگرام کتب فروش پر اور دو اور شخصوں پر اکاون اکاون روپیہ جرمانہ یا پندرہ روز کی قید کا حکم ہوا ہی ٭

افسوس کی بات ہی کہ بعض اُردو اخبارات نے ۸ جون کو سیل ٹرین کے ممالک مغربی و شمالی میں لوٹے جانیکی محض لغو خبر کو ایسے طور پر بغیر اپنی مناسب رائے لکھے نمک مرچ لگا کر درج کیا ہی کہ جس سے اخبارات کی کم قدری اور صحیح واقعات اور معاملات سے نہ صرف بیخبری ظاہر ہوتی ہی بلکہ ایسی تحریروں سے گورنمنٹ انگلشیہ کے انتظام کی بدنظمی و ابتری کا خیال پبلک میں دلنشین ہونے سے اس عامہ خلایق میں خلل پیدا ہوکر اطمینان عام میں موجب تشویش و اضطراب ہوتا ہی۔ چنانچہ اودہ پنچ کا تاج الاخبار اس خبر کو لکھکر اُسپر حاشیہ چڑھاتا ہی کہ لوٹ کے مال سے ہز ایکسلنسی لارڈ صاحب کو ڈاکو کے ایک ہیرا نذر کرنے کے یہہ معنی تھے کہ اُسکی روشنی میں تلاش کرتے پھریں کہ اُنکی رعیت میں امن و امان کس کس جگہہ ہی۔ یا کہ سامنے بیٹھے ہوئے رعیت لُٹتی دیکھنے اور چپ کر رہنے کا انعام دیا! گورنمنٹ کے انتظام و حکام کی نسبت دیسی اخبار کا کیسا خیال ہی افسوس افسوس!!! ٭

پنڈتہ رما بائی (دیبی) نے جو بیوہ عورتوں کی پرورش کے اور تعلیم کے لئے مدرسہ کھولا ہی اُسکے لئے حال کے دورہ میں اُنہوں نے پچاس ہزار روپیہ مدراس سے جمع کیا ہی۔ علاوہ ازیں پندرہ ہزار روپیہ سالانہ اس سکول بیوگان کی مدد و اخراجات کے لئے امریکہ سے آتا ہی ٭

میرٹھ کا اخبار اس خبر کی کہ جھنڈا ڈاکو نہیں مارا گیا زور سے تردید کرتا اور لکھتا ہی کہ جھنڈا فرانس یا برہما کا رہنے والا نہ تھا کہ جسکے پہچاننے والے نہ ہوں۔ وہ اسی ضلع کا رہنے والا اور مدتوں جیل میں رہا تھا۔ ہزاروں آدمی اُسکو جانتے ہیں جنہے دیکھا فوراً پہچان لیا اور مجرمان ہمراہی بھی اُسکو اپنے اظہاروں میں جھنڈا کہتے ہیں پس یہہ فقرہ محض ایسے آدمیوں کی بناوٹ ہی جنکو اُسکا مارا جانا ناگوار ہوا۔ پبلک میں بموجود مضر اس باتوں کا پھیلانا نہایت نامناسب ہی ٭

قیصر الاخبار لکھتا ہی کہ اعظم گڈھ کے دو بنیاں ولایت کو گئے تھے اُنکی برادری نے مشہور کر دیا کہ اُنہوں نے انگریزوں کے ساتھ کھانا کھایا ہی۔ اس لئے برادری میں شامل رہنے کے لایق نہیں رہے۔ اب ان دونوں شخصوں نے چند آدمیوں پر ازالہ حیثیت عرفی کا مقدمہ دائر کیا ہی۔ (نور افشاں) دیکھئے یہہ ناقص خیالات اور بیہودہ توہمات اہل ہند کے کب رفع ہونگے ٭

کلکتہ کے ایک اخبار کو ایک عورت نامہ نگار نے مضمون ذیل لکھا ہی کہ یہہ سوال پیدا ہوا ہی کہ عورتیں کیوں کلارک نہیں کی جائیں جبکہ مرد سرکاری دفاتر میں لئے جاتے ہیں۔ تھوڑا عرصہ ہوا کہ اکونٹنٹ کے آفس میں ایک جگہہ خالی ہوئی جسکے لئے بہت سی عرضیاں گذرانی گئیں انمیں دو عرضیاں عورتوں کیطرف سے تھیں کہ جنہوں نے بی اے امتحان پاس کیا تھا۔ مدراس میں دو لڑکیاں پوسٹ آفس میں کام کرتی ہیں۔ ایک عورت ٹیلیگراف آفس میں سگنلر ہی۔ اسیطرح وہ پبلک ورکس اور ہوم ڈپارٹمنٹ میں کیوں بھرتی نہیں ہونے پاتیں ہم مردوں کی برابری کرنا یا اُنسے سبقت لیجانا نہیں چاہتی ہیں بلکہ اپنا آزاد گذارہ چاہتی ہیں۔ اس شہر میں بہت سی عورتیں ایف اے اور بی اے پاس شدہ ہیں وہ چاہتی ہیں کہ کسی گورنمنٹ آفس میں کوئی جگہہ ملے تو انمیں کام کریں ٭

ڈیرہ اسمٰعیل خان کی خبر ہی کہ شہر میں ہندو مذہب کے دو فرقے ہوگئے ہیں۔ ایک آریہ اور ایک سناتن دھرم والے۔ ان ہر دو پارٹی میں یوں تو ایک قدرتی اختلاف تھا اب مذہبی نزاع بھی شروع ہونے لگ گئے ہیں۔ جہاں جاؤ اور جس جگہہ جا کر سنو گھر گھر انہیں باتوں کا چرچا بڑے زور شور سے ہو رہا ہی ٭

ہاترس ریلوے لین کے صدمے کی علت میں جگن ناتھ جمعدار کو عدالت سے تین ماہ کی قید کی سزا ملی تھی۔ بیچارے نے اس امید پر اپیل کی تھی کہ سزا معاف ہو جائیگی۔ لیکن ہائیکورٹ نے سزا میں اضافہ کرکے پوری ایک برس کی میعاد کر دی۔ گئے تھے نماز معاف کرانے اُلٹے روزے گلے پڑے ٭

ایک جماعت پلٹنی سپاہیان رخصتی میں سے جو چھاؤنی فیروزپور سے اگر پشاور کو جارہے تھے ایک

سپاہی نے جہلم پہنچکر ڈپٹی انسپکٹر پولیس کے کمرہ میں داخل ہو کر اُسکا ایک کوٹ معہ جیبی گھڑی چرا لیا۔ سپاہی گرفتار ہو۔ دیکھئے کیا سزا پاتا ہے۔ اب یہہ نئی ہوا چلی ہے کہ پلٹن کے سپاہی بھی واردات سرقہ کے مرتکب ہونے لگے ✢

بمبئی کے حجاموں نے جو بالاتفاق بیوؤں کا سر مونڈنا ترک کر دیا اُسکے شکریہ میں مستورات انگلنڈ کیطرف سے ایک مراسلہ سو عورتوں کے دستخط سے مزین ڈاکٹر رامابرینڈ کے ذریعہ سے اُنکے پاس بھیجا گیا ہے جسکا ترجمہ کرکے حجاموں کے جلسہ میں سُنایا گیا ہے اُسکا جواب بہت خوشی کے ساتھ ہفتہ آئندہ کی ڈاک میں روانہ ہوگا۔ اسمیں یہہ درخواست ہے کہ ہماری اس کارروائی سے برہمن لوگ ہمپر ظلم و تعدی نہ کرنے پاویں۔ قانوناً اس امر کا بندوبست کیا جاوے ✢

میرٹھ ۳۰ جون۔ ڈکیتی کے مقدمات کی جو مدت سے تحقیقات ہو رہی تھی وہ ختم ہوگئی۔ کچھر و۔ راجی لال۔ دھن سنگھ۔ شیرا۔ گمیسہ۔ محبوب۔ گنگا سپاہی ہریرام بابو۔ لال سنگھ۔ ہرکرن۔ گوبند۔ کمشیشا چندن کو حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا دی گئی۔ اور بھولا۔ منگو۔ گینشی۔ جیرام۔ فتم کو دس دس سال قید کی سزا ملی ✢

راجپوتانہ گزٹ مخبر ہے کہ دیو گانوں پرگنہ کیکڑی ضلع اجمیر میں ایک مسلمان نے دو خون کئے اور ایک کو زخمی کیا کیفیت اسکی یہہ ہے کہ ایک نوجوان مسلمان اپنی سُسرال میں اپنی بیوی کو لینے آیا مگر بیوی نے شوہر کے ساتھ جانے سے انکار کیا۔ اُسنے اپنے خُسر سے کہا وہ بیٹی کا طرفدار رہا۔ جسپر اس بدنصیب نوجوان کو غصہ آیا اور تلوار نکالکر اولاً بی بی اور پھر خُسر کا سر اوڑا دیا۔ خُسر کے بھائی نے پیچھا کیا تو اسکو بھی زخمی کیا اور خود بارادہ خودکُشی ایک کنوئیں میں کود پڑا زندہ نکالا اور گرفتار کیا گیا ✢

نامہ نگار رقمطراز ہے کہ شیر خان نمبردار کی بیوی اور لڑکی بتقریب کسی شادی کے موضع بھگوانہ سے رائمپور کو بہت سازیور اپنا پہنکر بسواری یکہ روانہ ہوئیں۔ راستے میں یکہ والے کے دل میں زیور کا لالچ جاگزین ہوا تو اُسنے یکہ کو جنگل میں ٹھہرایا اور ایک کلہاڑا یکہ میں سے نکالا اور عورت اور لڑکی کی مشکیں باندھکر ایک قریب بیری کے درخت میں لٹکے جونہیں کلہاڑے کا زور سے اُنپر وار کیا قضاءً جھک کر کلہاڑا بیری کے درخت میں گہرا دھس گیا اور جب وہ اُسکو نکالنے میں جدوجہد کر رہا تھا۔ اچانک درخت میں سے ایک سانپ نے نکل کے اُسکو ڈسا اور کام تمام ہوا۔ کسیقدر عرصہ بعد چند زمینداروں نے یہہ حال دیکھکر ان بیچاریوں کی کیفیت سُنکر اُنہیں کھولا اور اُنکے گھر بخیریت واپس پہنچایا نمبردار مذکور نے اُن زمینداروں کو انعام دیا اور شکریہ ادا کیا ✢

یونان میں جلادی کا پیشہ ایسا معیوب ہے کہ کوئی اسکو قبول نہیں کرتا۔ ۶ برس سے کمبخت خونی جنکو سزائے موت کا حکم ہو چکا ہے جیلخانہ میں قید تھے کوئی ایسا شخص میسر نہیں آتا تھا جو اُنکے گلے میں پھانسی ڈالتا اسیطرح ۶ برس میں ۱۲ خونی جمع ہوگئے۔ آخر میں جس شخص کو پھانسی کا حکم ملا تھا اُسنے جلادی اس شرط پر قبول کی کہ اُسکی سزائے موت معاف کر دیجائے۔ چنانچہ ۱۱ کو پھانسی دیکر اُسنے اپنی جان بچالی ✢ نظام الملک

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

علاقہ یورال (روس) میں آتشزدگی سے ۱۸ ہزار آدمی بے خانماں ہوگئے ایک ہزار گھر اور کئی گرجے تباہ ہوگئے۔ ۴۰۔ آدمی جل گئے ✢

حضور ڈیوک آف کینٹ کو عالیشان خطاب کے جی سی بی کا عطا ہوا۔ یہی خطاب انگلستان نے جاپان کے شہزادہ کوماٹو کو بھی عطا کیا ہے ✢

بڑی خوشی کی بات ہے کہ یہہ خبر غلط ٹھہری کہ حضور قیصرہ ہند تخت سلطنت سے کنارہ کش ہونا چاہتی ہیں ✢

خبر ہے کہ زار روس کے دو پوتے آئندہ موسم سرما میں ہندوستان کی سیر کے واسطے آنیوالے ہیں ✢

شاہ ایران کو جرمنی و فرانس کے مالدار ریل بنانے کی تحریک کرتے ہیں۔ وہ اپنے سرمایہ سے بصرہ سے طہران تک ریل بنانیکی اجازت چاہتے ہیں ✢

جرمن میں ناریل کا گھی بنایا جاتا ہے۔ بنگال میں بھی بہت ناریل پیدا ہوتا ہے وہاں بھی کوشش کرنے لگے ہیں کہ گھی بنانیکی ترکیب اہل جرمن سے سیکھیں ✢

حضور لیڈی لینسڈون ۱۴ جولائی کو شملہ سے روانہ ہو کر ۱۸ تاریخ کو بمبئی میں جہاز پر سوار ولایت کو روانہ ہونگی اکتوبر تک وہاں رہ کر پھر ہندوستان میں تشریف لائینگی ✢

شکاگو (امریکہ) کی پولیس میں کئی عورتیں افسر مقرر کی گئیں اہل ہند ایسی باتوں سے تعجب کرتے اور پسند نہیں کرتے ✢

وائینا ۷ جولائی ہنگری کی جن سات عورتوں پر اپنے خاوندوں کو زہر خورانی کا الزام عاید ہوا تھا۔ وہ مجرم قرار پائی ہیں۔ چار عورتوں کو پھانسی اور تین کو پندرہ پندرہ سال قید کی سزا ہوئی ✢

پیرس ۵ جولائی جو روسی نہلسٹ یہاں گرفتار ہوئے تھے اُنکو تین تین سال قید و دو ہزار فرانک جرمانہ ہوا ہے اور عورتیں چھوڑ دی گئیں ✢

بحیرہ روم میں جو سلطان نامی جہاز غرق ہوگیا تھا اُسکے نکالنے میں دس لاکھ روپیہ صرف ہوا ✢

سُنا گیا ہے کہ راس کماری سے لنکا تک پل بنانیکی تجویز کی گئی ہے ✢

گورنمنٹ ہند نے لوکل گورنمنٹوں کو یہہ ہدایت فرمائی ہی کہ آیندہ مجسٹریٹوں کی ایک ضلع سے دوسرے ضلع کو جلد جلد تبدیلیاں نہ کیجاویں کیونکہ اس سے فوجداری انتظام میں ہرج واقعہ ہوتا ہی +

معاملہ کشمیر پر ہوس آف کامنس میں ۳ جولائے کو سر رچرڈ ٹمپل نے گورنمنٹ کی کارروائی کی تائید کی۔ سر جان گورسٹ نے کہا کہ مہاراجہ لایق نہیں اور تحریک بالکل مضر ہی۔ تحریک مذکور ۲۲۶ ووٹ بمقابلہ ۸۸ ووٹ کے مسترد ہوئی +

ڈھاکہ کے ڈپٹی مجسٹریٹ بابو آشوتوش سرکار نے حملہ مجرمانہ کی علت میں اپنے ہی ضلع کے صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت سے سو روپیہ جرمانہ کی سزا پائی +

اخبار ہمدرد فیض آباد لکھتا ہی کہ مسٹر وار برٹن مجسٹریٹ آگرہ کی تبدیلی اُنکی سخت کلامی سے ہونا بیان کی گئی +

وہی اخبار لکھتا ہی کہ کراچی میں چار لڑکوں کو بجرم قماربازی پانچ پانچ روپیہ جرمانہ کیا گیا +

بقول اخبار عام نیشنل کانگریس بباعث ضرورت روپیہ تنگ حالت میں ہی مثل مشہور ہی کہ سب سوانگ بھرجا سکتے مگر بوہرے کا سوانگ نہیں بھرا جا سکتا ہی +

شمالی ہند سے پچاس ہزار مسلمانوں نے اصول انتخابی کے خلاف دستخط کئے ہیں +

ہندوستان کی فوج پولیس پر دو کروڑ بیس لاکھہ روپیہ سالانہ خرچ ہوتا ہی۔ اس میں ۲۲ لاکھہ روپیہ اضافہ کیا جائیگا +

کلکتہ ۵-جولائی۔ مہاراجہ کوچ بہار کے محلسرائے معلی میں فرزند تولد ہوا ہی جسکے باعث جشن اور خیراتوں کا بازار گرم ہی +

ریاست جموں سے سات لاکھہ روپیہ نانک شاہی براہ سیالکوٹ کلکتہ بھیجا گیا ہی تاکہ اس روپیہ کو گلاکر چہرہ شاہی سکہ مضروب کرلیا جاوے +

بھونگر میں سپرنٹنڈنٹ ٹیلیگراف نے مرتے وقت وصیت کی کہ بجائے دفن کرنیکے مجھہ کو جلا دینا۔ چنانچہ حسب وصیت اُنکو جلا دیا گیا +

شاہجہانپور میں ایک شخص نے اپنی عورت کو صرف اس قصور پر مار ڈالا کہ وہ اکثر اپنے والدین کے گھر جایا کرتی تھی +

کشمیر میں خاص سری نگر میں شنکر اچاریہ کے مندر میں کسی شخص نے شیولنگ کی مورت کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا +

پسرور ضلع سیالکوٹ میں جو آندھی ۴ جون کو آئی اُس میں تین آدمی ایک عورت حاملہ ایک مکان کے گرجانے سے دبکر مر گئے +

جبلپور کا ایک اخبار لکھتا ہی کہ وہاں ایک کاچھی نے جو ۲۸ برس کا ہی ایک تین برس کی لڑکی کے ساتھہ شادی کی + شرم

افسوس -۵- جون سنہ الہ کو اودیپور میواڑ کے مہارانا صاحب کا کنور انتقال کر گیا سانحہ مذکور سے شہر اودیپور کے لوگوں کو بڑا غم و رنج پیدا ہوا۔

کوہ آبو سے مہاراجہ صاحب الور ۲۸-جون کو اپنی دار الریاست کی طرف روانہ ہوئے۔ بوجہہ بارش ہو جانیکے صاحبان انگریز یہاں سے اپنے اپنے مقامات کو جا رہے ہیں +

بتاریخ ۸-جون اجمیر کے مشن چرچ میں پادری ہجولا جیب کی شادی مس گرانٹ صاحبہ کے ساتھہ عمل میں آئی اب میم صاحبہ ریاست کوٹہ کے شفاخانہ میں ڈاکٹری کا کام کرینگی +

اجمیر میں ہفتہ گذشتہ میں تین روز تک خوب جھڑی لگی رہی۔ پانی خاطر خواہ برس گیا۔ آنا ساگر میں ۳ سیڑھی پانی چڑھا ہی +

تار کی خبریں

لنڈن -۸ جولائی- آج کے گزٹ میں اُس غلطی کی تصحیح کی گئی ہی جو پچھلے ہفتہ میں ڈیوک آف کینانٹ کے گرینڈ کراس آف دی باتھہ مقرر کئے جانے کی نسبت ہوئی ہی دراصل یہہ نائٹ کمانڈر آف دی باتھہ ہونا چاہیئے +

لنڈن -۹- جولائی- ٹھاکر صاحب گونڈل اور مہارانی صاحبہ سر فلنٹر جیرلڈ کے ساتھہ جو پہلے سکرٹری آف سٹیٹ ہند کے پولیٹکل ایڈیکانگ تھے۔ ونڈسر کو روانہ ہوئے جہاں ڈیوک و ڈچس آف کینانٹ نے حضور محتشم الیہم کو ہر مجسٹی کے حضور میں پیش کیا +

شملہ -۸- جولائی- ہز ایکسیلنسی وایسرائے اور پوسٹ ماسٹر جنرل انگلستان کے مابین پیغامات تار کی آمد رفت ہوئی ہی جن میں موخرۃ الذکر کو انگریزی پینی پوسٹ کے پچاسویں سال پر مبارکباد دی گئی ہی۔ اور شکریہ ادا کیا گیا ہی +

الہ آباد -۸- جولائی- راجہ صاحب بھنگا شمالی مغربی صوبجات کی کمیٹی پولیس کے ممبر مقرر ہوئے ہیں

شملہ -۹- جولائی- یکم اکتوبر سے جب کہ ڈاک گاڑی کلکتہ کے تیز ہونے کی امید ہی ٹرینوں کے ساتھہ ایسے سامان بہم پہنچائے جائیں گے جن کے ذریعہ چھوٹے سٹیشنوں سے ڈاک کے تھیلے ٹرینوں کو ٹھہرانے کے بغیر لئے جایا کرینگے چنانچہ بنگال لینوں پر ایسے سامانوں کا تجربہ کیا جا رہا ہی +

روئداد جلسہ معمولی میونسپل کمیٹی لودیانہ

نمبر ۱۰ رپورٹ سب کمیٹی بحوالہ رزولیوشن نمبر ۲ مورخہ ۳ فروری ۱۸۹۰ء مشعر اس کے کہ زمین افتادہ محلہ رایاں جبتک کہ درج نزول ہوکر سپرد کمیٹی کے نہو تب تک کمیٹی کو دست اندازی نہ کرنی چاہئیے۔ **تجویز ہوئی** کہ رپورٹ سب کمیٹی منظور کیجاوے

نمبر ۱۱ درخواست سید غلام محمد صاحب میونسپل کمشنر بمراد ملنے عہ محنتانہ بمقدمہ دینا مدعی بنام میونسپل کمیٹی جو عدالت نے بذمہ مدعی مذکور فیصلہ میں لگایا ہو اور کمیٹی سے کوئی خرچ اسکا نہیں ہوا۔ **بالاتفاق رائے** کمیٹی تجویز ہوئی کہ درخواست نامنظور کی جاوے

نمبر ۱۲ رپورٹ سید غلام محمد صاحب مشعر اسکے کہ بموجب رزولیوشن نمبر ۹ مورخہ ۳ فروری ۱۸۹۰ء بمقدمہ گلی شاہ فقیر میںنے پیروی مقدمہ کی کری ایسا ہی ہر ایک ممبر صاحب کو کرنی چاہئیے اور دفعہ ۲۷ ایکٹ ۲۰ ۱۸۹۱ء ممبر اپنے حلقہ کا ہر امر کا ذمہ وار ہے **تجویز ہوئی** کہ حسب حالات مقدمہ ہائے جو آیندہ پیش آئینگے لحاظ کیا جائیگا کیونکہ اسوقت جملہ مختلف اقسام کے مقدمات کے لئے کمیٹی ایک قسم کا حکم جاری نہیں کرسکتی

نمبر ۱۳ درخواست بابو نتھمل سنجار ساکن لودیانہ بدرخواست عطاء اجازت تعمیر دیوار معہ کاغذات متعلقہ **تجویز ہوئی** کہ سید سردار علی صاحب۔ لالہ رام جیدیاس صاحب مسٹر ایم وایلی صاحب سب کمیٹی مقرر ہوکر رپورٹ کریں

نمبر ۱۴ درخواست طلباء ہائی سکول لودیانہ بدرخواست کہ چار ماہ تک ہم نے تعلیم نہیں پائی اور فیس برابر دے رہے ہیں اگر زیادہ نہیں تو نصف فیس ہم کو معاف فرمائی جاوے۔ **تجویز ہوئی** کہ درخواست نامنظور کی جاوے

نمبر ۱۵ درخواست حبیب احمد طالب علم ہائی انٹرنس کلاس لودیانہ بدرخواست اس کے کہ از جون ۱۸۸۹ء لغایت ستمبر ۱۸۸۹ء کہ چار ماہ کا میرا وظیفہ اجس صاحب نے نہیں دیا صاحب ممدوح کمیٹی کے ماتحت تھے اب کمیٹی سے مجھے ملے۔ سید سردار علی صاحب۔ بابو شب چرن داس صاحب۔ مسٹر ایم وایلی صاحب سب کمیٹی مقرر ہوکر رپورٹ کریں

نمبر ۱۶ چٹھی انگریزی مسٹر ڈیوس صاحب بدرخواست ملنے فیس باجہ معرفت مسٹر ڈیوس بنیلام ہوا **تجویز ہوئی** کہ مسٹر ڈیوس صاحب کو صرف مبلغ صہ روپیہ بطور کمشن دیئے جاویں

نمبر ۱۷ چٹھی انگریزی ہیڈ ماسٹر صاحب کہ ماسٹر شیو جی بعارضہ جذام میں مبتلا ہے جس سے اس مرض کے متعدیہ ہونیکا احتمال ہو اس کے روکنے کے لئے کچھ تجویز کی جاوے۔ **تجویز ہوئی** کہ یہہ معاملہ رپورٹ کے لئے صاحب سیول سرجن کے سپرد کیا جاوے

۱۸/۱ کاغذات جن کا روپیہ بسبب ضروری ہونے کے دیا گیا اور اب بمراد منظوری کمیٹی میں پیش ہوئے۔

۱۸/۱ بموجب روبکار جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مورخہ ۱۲ جنوری ۱۸۹۰ء بابت جلسہ دربار قیصری ایک ثلث بابت مبلغ

۱۸/۲ بابت کرایہ یکہ ضروری مرسلہ صاحب پریذیڈنٹ بموجب عرض شرف عدالت۔

۱۸/۳ بموجب روبکار جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مورخہ ۳ فروری ۱۸۹۰ء بابت چھپوائی نقشہ جات گوشوارہ آمدنی۔

۱۸/۴ بموجب روبکار جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مورخہ ۲۳ جنوری ۱۸۹۰ء بابت مرمت ۸ مرغابی حوض ایک ثلث

۱۸/۵ بموجب روبکار جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لودیانہ مورخہ ۹ دسمبر ۱۸۸۹ء بابت خرید یک جانور بلی ایک ثلث ہے مبلغ

۱۸/۶ بموجب روبکار صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مورخہ ۱۳ دسمبر ۱۸۸۹ء بابت قیمت رسالہ صنعت وحرفت ۲۶ و ۲۷ -

۱۸/۷ بموجب روبکار جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مورخہ ۲ جنوری ۱۸۹۰ء بابت خرید راج ہنس وبھولا واسطے چڑیاخانہ ایک ثلث ہے

۱۸/۸ بابت کرایہ پارسل اسباب کھانی امدہ لاہور

۱۸/۹ قیمت ۳۰ پیٹی کروسین تیل

۱۸/۱۰ مصارف تار جو بخدمت مسٹر ای لیوس صاحب ہیڈ اسسٹنٹ صاحب ڈایرکٹر صیغہ تعلیم بھیجی گئی

۱۸/۱۱ بابت چھپائی سٹرول حسب رپورٹ داروغہ صفائی

۱۸/۱۲ بابت چندہ پنجاب گزٹ ۱۸۹۰ء

۱۸/۱۳ بابت مصارف ٹھیکہ بدمینگی حسب رپورٹ تحصیلدار صاحب جنگی

۱۸/۱۴ بموجب روبکار جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مورخہ ۱۵ فروری ۱۸۹۰ء بابت مرمت قفل وخرید جانوران چڑیاخانہ ایک ثلث مبلغ

۱۸/۱۵ بموجب روبکار جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مورخہ ۲۹ جنوری ۱۸۹۰ء بابت چھپائی فارم

۱۸/۱۶ بموجب روبکار جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مورخہ ۲۰ جنوری ۱۸۹۰ء بابت خرید راج ہنس وغیرہ جانوران ایک ثلث

۱۸/۱۷ بابت کفن دفن مردہ ہائے لاوارث

۱۸/۱۸ بابت خرید یک راس بیل واسطے چاہ نالی کلاں

۱۸/۱۹ بابت کتب خریدکردہ واسطے مدرسہ زنانہ محلہ ڈھولیوال صہ/ ۹
۱۸/۲۰ اسمی رسرشنہ مالک شتر لاوارث نیلام شدہ کو دیئے منجملہ
بعد وضع خوراک سہ/ عہ/
۱۸/۲۱ بابت خرید ٹکٹ صہ/
۱۸/۲۲ بابت خرید تسلہ صفائی نالی کلاں محلہ ڈھولیوال ۲ ار ۹ پ
۱۸/۲۳ بموجب روبکار جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مورخہ ۲ فروری ۹۰۹ء
بابت خرید جانوران چڑیاخانہ ایک ثلث للعہ عہ/
۱۸/۲۴ واسطے مسافران راہ رو بجہت بیگی برآمدگی ۱۰/
۱۸/۲۵ بابت کرایہ ادویہ آمدہ ولایت از کراچی تا لودیانہ کرایہ
ریلوے مالعہ/

تجویز ہوئی کہ رقومات خرچ شدہ منظور کیئے جاویں +

اخبار عام لاہور کا اشتہار

اخبار عام بیس سال سے جاری ہے آجکل ہفتہ میں تین بار چھپتا ہے۔ سالانہ قیمت معہ محصول ڈاک مبلغ ۶ (چھہ روپے) ہے اور بلا محصول ڈاک مبلغ ۳ (تین روپے) یکم اکتوبر ۱۹۰۹ء سے اسکے انتظام میں ترقی ہوگی۔ ایک روزانہ اخبار عام شایع ہوگا۔ اس کی سالانہ قیمت معہ محصول ڈاک (۱۱) ہوگی۔ بلا محصول ڈاک (۱۰) ایک ہفتہ وار اخبار عام ہوگا جس میں کل ہفتہ کے پرچوں کے تمام مضامین اور خبریں درج ہونگی اس کی سالانہ قیمت معہ محصول ڈاک (۲) ہوگی بلا محصول (للعہ)

یہہ اشتہار اس غرض سے دیا جاتا ہے کہ آجکل اخبار عام کا نمونہ دیکھنے کا جس صاحب کو شوق ہو۔ وہ اطلاع دیں تو بلا قیمت ایک پرچہ روانہ ہوگا۔ اور آئندہ جس صاحب کو ہفتہ وار اخبار عام یا روزانہ اخبار عام میں سے جس کی خریداری کا منشا ہو اس سے مطلع فرماویں کہ اُن کا نام اُسی رجسٹر خریداران میں درج کیا جاوے +

راقم

مہتمم اخبار عام۔ لاہور

سرکاری خبریں

ڈاکٹر جیوبی ڈکسن صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ سنٹرل جیل لاہور کو ۱۹ جولائی ۱۹۰۹ء یا تاریخ استفادہ سے دوماہ اور ۱۲ یوم کی رعایتی رخصت عطا ہوئی۔ بجائے اُن کے سرجن ہسی۔ بی۔ بیمبر صاحب بہادر رخصت سے واپس آنے پر بطور قائممقام سپرنٹنڈنٹ سنٹرل جیل لاہور کے کام کرینگے +

مسٹر عیسی چرن چندولال صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر دہلی کو ۳ اگست ۱۹۰۹ء یا تاریخ استفادہ سے ایک ماہ اور ۱۵ یوم کی رعایتی رخصت عطا ہوئی +

رائے بہادر کیشوداس صاحب بی۔ اے اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ڈیرہ غازیخان کو ۱۵ جولائی ۱۹۰۹ء یا تاریخ استفادہ سے دوماہ کی رعایتی رخصت عطا ہوئی

المرقوم ۸ جولائی ۱۹۰۹ء بمقام لاہور

غزل

مسیحا تو حقیقت میں خدا ہے خدا سے تو نہیں پیارے جدا ہے
تجھی سے آسمان قائم زمیں ہے کہ تو ہی بادشاہ دوسرا ہے
فلک پر ہیں ستارے تجھ سے روشن ملی خورشید کو تجھ سے ضیا ہے
تو ہی ہے مطلع خورشید انور سبھوں کے واسطے نور ہدا ہے
گناہوں کے لئے میرے مسیحا فدا آکر جہاں میں تو ہوا ہے
نہیں تجھ سے مرے افعال مخفی مرا احوال سب تجھ پر کھلا ہے
مجھے روشن تو کر اپنے کرم سے کہ بندہ تیرے در پر آپڑا ہے
اجابت کے لئے تیرے ہی آگے زُہیرِ پُرخطا کی یہہ دعا ہے
کہ اپنے فیض سے معمور کیجے کہ بندہ بھی ترے در کا گدا ہے

زُہیر از بیاس

رپورٹ

پیدائش	اموات
۴۰	۱۹

لودیانہ

ہم نے اپنی کسی گذشتہ اشاعت میں لودیانہ کے بازار کے آوارہ گرد سانڈوں کے انتظام کی نسبت لکھا تھا۔ اور اگرچہ آج کل اخباروں میں یہہ مشتہر ہو رہا ہے کہ آوارہ سانڈوں کی بابت حکم ہوا ہے کہ اگر اُنسے کسی کو نقصان یا صدمہ پہنچے اور اُنکے جرمانہ کا متحمل اُس کا مالک نہ ہوسکے یا پیش نہ ہو تو عدالت کو اختیار ہے کہ اُس سانڈ کو جس طرح مناسب جانے ٹھکانے لگادے مگر جب نقصان اُٹھا لیوے گا اُس سے کیا فایدہ ہوگا۔ بازاروں میں سانڈوں کے آوارہ پھرنے سے خوف و تکلیف رعایا تو اُسیقدر بہرحال قایم رہے جب کسی کو نقصان پہنچے یا زیان جان ہوگئے اُسوقت مالک پر جرمانہ ہونا یا سانڈ کو ٹھکانے لگانا کافی علاج ہوگا

گذشتہ ہفتہ میں ہم نے دیکھا کہ بسابلیوں کے بازار میں دو مہیب سانڈ عین بازار میں باہم لڑ رہے تھے اور عام گذرگاہ اُنکے خوف سے بند تھی۔ دوکانوں کے چبوتروں پر ہزار ہا تماشائیوں کا ہجوم تھا اور سڑک کے دونوں طرف ایک ہجوم عظیم اُنکی فتح و شکست کا منتظر فراہم تھا۔ ہم بھی ایک چبوترہ پر بلاچاری کھڑے رہ کے دیکھتے رہے اور یہہ خیال گذرا کہ مغلوب سانڈ جب بھاگے گا تو ضرور کوئی نہ کوئی اسکی جھپیٹ میں آکے مضروب ہوگا چنانچہ تھوڑی دیر کی جنگ و جدل کے بعد ایک سانڈ مغلوب غالب کے سامنے سے اسقدر بلاتحاشہ خزانچی کی گلی کی طرف جس میں سیکڑوں تماشائیوں کا ہجوم تھا بھاگا کہ لوگ اپنی جان بچانے کے لئے ایک دوسرے پر گرے اور بمشکل اُسکی جھپیٹ میں آنے سے محفوظ رہے۔ اُس وقت ہم کو جیپور کے بازار میں سانڈوں کی لڑائی جس میں بارہا آدمیوں کو نقصان جان ہوتا تھا یاد آئی۔ مگر وہ تو رجواڑے کہیں گھس پڑا یہہ برٹش انڈیا کا انتظام ہے +

چوری سے افیون بیچنے والے بنیوں میں سے ایک کو دو سو روپیہ جرمانہ اور دو کو ڈیڑھ سو روپیہ جرمانہ اور دو دو ماہ کی قید کی سزا عدالت سے ہوئی +